

آیت 23: حضرت فتح علیہ السلام کا تذکرہ ہو رہا ہے جو پہلے صاحب ترقیت
تھے لیکن ۹۵ سال قمری کی دعویٰ توحید اور کوفی نہ مانا۔ لیکن پہلے چل رہا ہے وہ
کوئی نہیں کام و بیعت حاویت ہے جو لوگوں کو حق کی طرف آنے سے روشن یعنی ہے؟

آیت 24: جواب: قوم کے سردار حق کی دعوت یعنی دالوں پر الزام لگاتے ہیں۔
وہ سُنْنَةٌ نَّبِيِّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لیے تھی۔ پیر اعظم اپنی کرشمہ ہے۔ پھر اسے کرطاں تو مشکوں
بنتے ہیں کہ یہ تو اپنی پیرانی حاصل کرنے لیلے سب کو پھر رہیا ہے۔ پھر فرشتوں کا
مطالیب کرتے ہوئے ملے۔ وہ یعنی اللہ تعالیٰ بابت بنا دیں۔ اور باب دادا کے طریقوں
کو بدلتا ہے اپنی چاہیتے۔

اور کیلوں باب دادا کے طریقوں پر یہ دلنا چاہیتے ہیں کیا ہے؟
جواب: انکی عزت اور احترام زیادہ دل ہیں ہوئی ہے انکی دینی باقون کو بولنا
ہی چاہیتے۔ وقت کے روایات کے خلاف ہنسی جانا چاہیتے۔ یعنی انہیں انزو

جنہیں لیں لانا چاہیتے۔
جو آجھر بھی یعنی اپنے اطراف یہی کو نظر آتا ہے۔ لوگ اپنے زندگیوں کو بولنا
ہی چاہیتے۔ اور اپنے بزرگوں کی بابت ارتستے ہیں۔

آیت 25: یہاں یہ نے دیکھا کہ پیر بنی اور اصول یہ ایسا واقعہ ہے جب وہ اپنا کام
پورا کر کے قوم سے حاریوں کو ہو جاتے ہیں تو پھر اللہ سے مودت ملکت دعائیت ہے۔
اور پھر اللہ اتنی انلوں ہندو بر تائیں اور حضرت نوح کو کشی سنانے کا عمل دیا
جسی یہی کچھ لوگوں کے ساتھ جا لیوں کے بھی ایک ایک جوڑا (نیز، مادہ) کا رسم ہے لیلے ہے۔
اور انکی بیوی اور بیٹے کو اللہ ترددیا۔ یہاں سبھی ایک ایک ایک اصول سمجھیں آیا؟

جواب: فتح نے ۹۵ سال تبلیغ کی پھر بھی اپنی مرمنی سے لوگوں کو کشی سی سواری نہ لیا۔
اللّٰہ کے حکم کی پیروی کی۔

اور آگے آیت 28 میں یہی سفر کے آداب بھی سمجھا دیے۔ پیر موقعے یہ دعا
کی ایمیت کا پہتہ چل رہا ہے۔ سب سے پہلے اللہ کا شکر اور آکسی گھر مادر پھر دعا۔

آیت 29: یہاں اسی آیت یہی کی لشائیوں کی طرف توبہ دلالت ہے؟

جواب: پیر انسان اللہ کی نعماں ہیں ہے۔ وہ پیر چیز پر قائم ہے۔ اپنے مناف
کرنے والی قومیں اللہ کے ترکتی سے ہیں۔ بھیتی۔

اور ہنسی کا پیغام سجا ہوتا ہے۔ وہ اللہ کے چینے ہوئے ہوئے ہوتے ہیں۔

اور انلوں جھیٹلاتے کا انجام برا ہوتا ہے۔ یہ اللہ کی آنحضرتی صحتی ہے بنوؤں پر۔